3364 ـ بالوں كى كٹنگ كى اشكال

سوال

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے بالوں كى شكل كيا تھى، اور حرام اشكال كون سى ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے بالوں كے وصف كے متعلق كئى ايك احاديث وارد ہيں اور ان ميں كئى اوصاف بيان ہوئے ہيں:

1 ـ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے بال نہ تو بالكل گھنگرىالے تھے اور نہ ہى بالكل سيدھے تھے.

انس بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے اوصاف بيان كرتے ہوئے كہتے ہيں:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم قوم ميں درميانہ قد تھے، نہ تو طويل اور نہ ہى چھوٹے قد كے مالك تھے، آپ صلى اللہ عليہ وسلم كا رنگ غلابى تھا، نہ تو بالكل چمكتا ہوا سفيد تھا، اور نہ ہى شديد گندمى تھا، نہ تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے بال بالكل گھنگرىالے تھے، اور نہ ہى بالكل سيدھے تھے، آپ صلى اللہ عليہ وسلم پر جب وحى كا نزول ہوا تھا آپ كى عمر چاليس برس تھى .... "

صحيح بخارى حديث نمبر (3354) صحيح مسلم حديث نمبر (2338).

امھق: شديد سفيدى كو كہتے ہيں.

آدم: شديد گندمى رنگ كو كہتے ہيں.

2 ـ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے بال آپ كے كانوں كى لو تك پہنچ رہے ہوتے تھے.

براء بن عازب رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

نبى كريم صلى اللہ عليہ درميانہ قد كے مالك تھے، اور آپ كى كمر مبارك سے اوپر كندھوں كا درميانى حصہ چوڑا تھا،

آپ کے بال کانوں کی لو تك پہنچ رہے ہوتے، میں نے انہیں سرخ جوڑے میں دیکھا تو ان سے کوئی اور زیادہ چیز خوبصورت نہ دیکھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3358) صحیح مسلم حدیث نمبر (2337).

3 ۔ اور بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کندھوں تك پہنچ جاتے تھے.

ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آدمی تھے جن کےبال نہ تو بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے، اور بال آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5565) صحیح مسلم حدیث نمبر (2337).

اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کندھوں کو چھو رہے ہوتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5563) صحیح مسلم حدیث نمبر (2338).

اور بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اس سے چھوٹے ہوتے، یہ سب حالات پر محمول ہے، اور ہر صحابی نے جو دیکھا وہی بیان کر دیا.

4 ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے بالوں کو خضاب لگایا کرتے تھے.

عثمان بن عبد اللہ موھب بیان کرتے ہیں کہ میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے ایك بال نکالا جو کہ خضاب شدہ تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5558).

اور ایك روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

" مہندی اور کتم کے ساتھ رنگے ہوئے تھے "

مسند احمد حدیث نمبر (25328).

الکتم: ایك بوٹی ہے جس کو مہندی میں ملا کر بال رنگے جاتے ہیں، اور اس سے سیاہی اور سرخی کا درمیانہ رنگ بن جاتا ہے.

دیکھیں: عون المعبود حدیث نمبر (4205) کی شرح.

5 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کی مانگ نکالا کرتے تھے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کا سدل کیا کرتے تھے، اور مشرك اپنے سروں کی مانگ نکالا کرتے تھے، اور اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کا سدل کیا کرتے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کرنا پسند کرتے جب تك کہ اس میں کوئی حکم نہ دیا گیا ہوتا، اور پھر بعد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بالوں کی مانگ نکالنا شروع کر دی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3365) صحیح مسلم حدیث نمبر (2336).

حدیث میں وارد الفاظ کے معانی:

" السدل " بال پیشانی پر لٹکانا.

الفرق: سر کے درمیان سے بالوں کو ایك دوسرے علیحدہ یعنی دائیں بائیں کرنا.

علماء کرام نے اس حدیث پر بحث و تمحیث کی جس کا خلاصہ امام نووی کے درج ذیل قول میں ہے:

" حاصل یہ ہوا کہ: صحیح اور مختار یہ ہے کہ سدل اور فرق دونوں جائز ہیں، لیکن فرق یعنی مانگ نکالنا افضل ہے "

دیکھیں: شرح مسلم نووی (15 / 90).

6 ـ اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کیا تو آپ نے اپنے سر کے بالوں کی تلبید کی ہوئی تھی.

اور تلبید یہ ہے کہ: بالوں کو کوئی جوڑنے والی (چپکانے والی) چیز لگا کر ایك دوسرے کے ساتھ چپکا دیا جائے، تا کہ بال اکٹھے رہیں اور گندے ہونے سے بچے رہیں اور انہیں دھونے کی ضرورت پیش نہ آئے، اس لیے کہ یہ احرام والے شخص کے لیے آسان ہے، خاص کر پہلے دور میں تو سفر وغیرہ کی صعوبتوں کی بنا پر احرام والے شخص کو پانی کی قلت اور گرد و غبار کا بہت زیادہ سامنا کرنا پڑتا تھا.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بال تلبید کیے ہوئے تلبیہ کہتے ہوئے دیکھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5570) صحیح مسلم حدیث نمبر (1184).

الاہلال: اونچی آواز سے تلبیہ کہنے کو کہتے ہیں.

7 - اور بعض اوقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کی کئی ایك چٹیا بنا لیا کرتے تھے، خاص کر سفر میں تا کہ گرد و غبار سے محفوظ رہ سکیں.

ام ہانئ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے سر کے بالوں کی چار چٹیا کی ہوئی تھیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1781) سنن ابو داود حدیث نمبر (4191) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3631).

اور ابن ماجہ میں تعنی: الضفائر کے لفظ ہیں. اور اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (10 / 360) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور بالوں کی حرام اشکال کئی ایك امور میں جمع ہیں، جو ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

1 - القزع:

یعنی سر کے کچھ بال مونڈنا اور کچھ رہنے دینا.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے القزع یعنی سر کے کچھ بال مونڈنے اور کچھ ترك کرنے سے منع فرمایا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5466) صحیح مسلم حدیث نمبر (3959).

حدیث کے ایك راوی نے القزع کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ: بچے کے سر کے کچھ بال مونڈ دینا اور کچھ نہ مونڈنا.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سر كےكچھ بال مونڈنا اور كچھ رہنے دينے كے كئى مرتبے ہيں:

سب سے شديد يہ ہے كہ سر كا درميان والا حصہ مونڈ ديا جائے اور اطراف كو نہ مونڈا جائے، جيسا كہ عيسائى پادرى كرتے ہيں.

اور اس سے محلق يہ قسم بھى ہے كہ سر كى اطراف اور جانب سے بال مونڈ ديے جائيں اور درميان كا حصہ رہنے ديا جائے، جيسا كہ بہت سارے بے وقوف اور اخلاق سے گرے ہوے گندے لوگ كرتے ہيں.

اور اس سے ملحق يہ بھى ہے كہ سر كا اگلا حصہ مونڈ ديا جائے اور پچھلا حصہ رہنے ديا جائے.

يہ تينوں صورتيں القزع ميں شامل ہوتى ہيں جس سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے منع فرمايا ہے، اور بعض ايك دوسرے سے زيادہ قبيح ہيں "

ديكھيں: احكام اھل الذمۃ (3 / 1294).

2 ـ كفار يا فاسق قسم كے لوگوں سے مشابہت اختيار كرنا.

اس كى بہت سارى اشكال ہيں، كچھ تو القزع ميں داخل ہوتى ہيں مثلا ميرين كٹ اس طرح بال بنوانے جائز نہيں اس كے دو سبب ہيں، ايك تو يہ القزع ميں شامل ہوتا ہے، اور دوسرا كفار سے مشابہت ہوتى ہے، اور بعض شكليں ايسى ہيں جس ميں القزع تو نہيں ليكن اس ميں كفار سے مشابہت ضرور ہوتى ہے، اور يہ كفار كے ساتھ مخصوص ہيں، مثلا كچھ بال كھڑے ركھنے، اور باقى كو لٹكا دينا يا اس طرح كى اور اشكال.

چنانچہ جو بال كٹوانے كى اشكال كفار يا فاسق قسم كے افراد كے ساتھ مخصوص ہيں مسلمان شخص كے ليے اس طرح كے بال كٹوانے جائز نہيں، كيونكہ اس ميں مشابہت ہوتى ہے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس كسى نے بھى كسى قوم سے مشابہت اختيار كى تو وہ انہى ميں سے ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (4031) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح البارى (10 / 171) ميں اور شيخ الاسلام نے اقتضاء الصراط المستقيم صفحہ (82) ميں اس حديث كى سند كو جيد قرار ديا ہے.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور اس حديث كى كم از كم حالت يہ ہے كہ كفار سے مشابہت كى بنا پر تحريم كا تقاضا كرتى ہے، اگرچہ اس حديث كا ظاہر كفار سے مشابہت اختيار كرنے والے كے كفر كا مقتضى ہے، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كے اس فرمان

میں ہے:

اور جو کوئی بھی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی لگائیگا تو وہ انہي میں سے ہے .

دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم (83).

اخلاق سے گرے ہوئے غلط قسم کےلوگوں سے مشابہت:

یہ وہ اشکال ہیں جو بعض بےوقوف اور سافل قسم کے لوگ اختیار کرتے ہیں، اور ہو سکتا ہے یہ بھی مندرجہ بالا مذکورہ اقسام میں داخل ہوں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (14051) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .